سورۃ الفلق

آیاتہا ۵ ﴿ ۱۱۳ سورۃ الفلق مکیۃ ۲۰ ﴾ رکوعہا ۱

یہ سورت مکی ہے؛ یہ حضرت حسن بصری، عکرمہ، عطا اور جابر کا قول ہے۔ حضرت ابن عباس کے ایک قول میں اور قتادہ کے قول میں یہ مدنی ہے۔ اس کی پانچ آیات ہیں۔ اس سورت، سورۃ الناس اور سورۃ اخلاص کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دم کیا کرتے تھے جب یہودیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا۔

ایک قول یہ کیا گیا کہ معوذتین کو مقشقشتان بھی کہا جاتا ہے یعنی یہ دونوں نفاق سے پاک کر دیتی ہیں۔ یہ بحث پہلے گزر چکی ہے۔

حضرت ابن مسعود نے گمان کیا: یہ دعا ہے جس کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہی اور یہ قرآن میں سے نہیں مگر حضرت ابن مسعود کی اجماع صحابہ اور اہل بیت نے مخالفت کی۔

ابن عتیبہ نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود نے معوذتین کو اپنے مصحف میں نہ لکھا کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کرتے تھے کہ آپ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو ان دونوں کے ساتھ دم کیا کرتے تھے انہوں نے یہ اندازہ لگایا کہ یہ دونوں بھی اس کے قائم مقام ہیں أعیذ کما بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطانٍ وھامۃ ومن کلِّ عینٍ لامۃ (1)۔

ابوبکر انباری نے کہا: یہ بات ابن قتیبہ پر رد کر دی جائے گی کیونکہ یہ دونوں سورتیں رب العالمین کا کلام ہیں جو تمام مخلوقات کو عاجز کرنے والا ہے اور أعیذ کما بکلماتِ اللہ التامۃ انسان کا کلام ہے اور اس کا انسان کا کلام ہونا واضح ہے۔ خالق کا کلام جو خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے معجزہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایسی حجت ہے جو تمام کفار پر قائم ہے یہ لوگوں کے کلام کے ساتھ خلط ملط نہیں ہو سکتی خصوصاً حضرت عبداللہ بن مسعود جو فصیح اللسان، لغت کے عالم، کلام کی اجناس سے آگاہ اور قول کے مختلف فنوں سے آشنا ہیں ان پر یہ معاملہ ملتبس نہیں ہو سکتا۔

بعض علماء نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود نے معوذتین کو مصحف میں نہیں لکھا کیونکہ انہیں ان کے نسیان سے امن تھا انہوں نے ان دونوں کو تو مصحف سے ساقط کیا جب کہ یہ دونوں انہیں یاد تھیں جس طرح انہوں نے مصحف سے فاتحہ الکتاب کو ساقط کر دیا کیونکہ اس کے حفظ اور اس کے اتقان کے بارے میں ان کے متعلق شک نہیں کیا جا سکتا۔ اس قول کو اس کے قائل پر رد کر دیا جائے گا اور ایسے قول کرنے والے کے خلاف اس دلیل سے استدلال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنے مصحف میں اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَ الۡفَتۡحُ ۝، اِنَّاۤ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ ۝، اور قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ کو لکھا یہ سورتیں بھی معوذتین کے قائم مقام ہیں کیونکہ یہ بھی طویل نہیں ان کو بہت تیزی سے یاد کیا جا سکتا ہے، ان کے بھول جانے سے بھی امن ہے، سب فاتحہ الکتاب

1۔ جامع ترمذی، کتاب الطب، ما جاء فی الرقیۃ بالمعوذتین، جلد 2، صفحہ 27

سے مختلف ہیں کیونکہ سورۂ فاتحہ کی قراءت کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی ہر رکعت کے بارے میں یہی طریقہ ہے کہ ہر رکعت میں پہلے اسے پڑھا جائے اور بعد میں کسی اور کی قراءت کی جائے۔ سورۂ فاتحہ کو مصحف سے ساقط کرنا جب کہ اس کے حفظ کے باقی رہنے کے بارے میں اعتماد ہو یہ سورۂ فاتحہ کے بارے میں توضیح ہے باقی سورتیں ایسی نہیں جو اس کے قائم مقام ہوں اور نہ اس کے راستہ پر چلا جا سکتا ہے۔ سورۂ فاتحہ میں اس کی بحث گزر چکی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الله کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِۙ ۝۱ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَۙ ۝۲ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَۙ ۝۳ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِۙ ۝۴ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

''آپ عرض کیجئے: میں پناہ لیتا ہوں صبح کے پروردگار کی ہر اس چیز کے شر سے جس کو اس نے پیدا کیا اور (خصوصاً) رات کی تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے اور ان کے شر سے جو پھونکیں مارتی ہیں گرہوں میں اور (میں پناہ مانگتا ہوں) حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے''۔

اس میں نو مسائل ہیں:

سورۂ فلق کا وظیفہ

مسئلہ نمبر 1۔ امام نسائی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر رکھ دیا میں نے عرض کی: مجھے سورۂ ہود پڑھایئے مجھے سورۂ یوسف پڑھایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تو کوئی چیز نہیں پڑھے گا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۝ سے بڑھ کر فضیلت کی حامل ہو'' (1)۔

ان سے ایک روایت یہ بھی مروی ہے: اسی اثنا میں کہ جحفہ اور ابواء کے درمیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہا تھا کہ ہمیں سخت تاریک آندھی نے آ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۝ اور اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ کے ساتھ دعا کرنے لگے (2) اور فرمانے لگے: ''اے عقبہ! ان کے ساتھ پناہ چاہو کوئی پناہ چاہنے والا ان کی مثل سے پناہ نہیں چاہتا''۔ کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں یہ دونوں سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے (☆)۔

امام نسائی نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: ہمیں ہلکی بارش اور تاریکی نے آ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے کے لیے باہر تشریف لائے (3) فرمایا: ''قُلۡ'' میں نے عرض کیا: میں کیا کہوں؟ فرمایا: جب تو شام کرے تو قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اور معوذتین پڑھا کر جب تو صبح کرے تو اس وقت ان کی تلاوت کیا کر یہ تجھے ہر شی کے لیے کافی ہو جائیں گے۔

1۔ سنن نسائی، کتاب الاستعاذہ، صفحہ 312
2۔ شعب الایمان، تعظیم القرآن، فضائل السور والآیات، جلد 2، صفحہ 512-511
3۔ سنن نسائی، کتاب الاستعاذہ، جلد 2، صفحہ 311
☆ سنن ابی داؤد، باب فی المعوذتین، حدیث نمبر 1251، ضیاء القرآن پبلی کیشنز

حضرت عقبہ بن عامر جہنی نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قُلْ'' میں نے عرض کیا: میں کیا کہوں؟ فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ رسول اللہ ﷺ نے ان تینوں کی تلاوت کی (1)۔ پھر فرمایا: ''لوگوں نے ان جیسی سے پناہ نہ چاہی ہوگی'' یا فرمایا: ''لوگ ان جیسی سے پناہ نہیں چاہتے''۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ یہ دو سورتیں ہیں۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی تکلیف ہوتی تو آپ ﷺ معوذتین کو اپنے اوپر پڑھتے اور پھونک مارتے جب آپ ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں آپ ﷺ پر پڑھا کرتی تھی اور آپ ﷺ کے اطراف کو چھوتی تاکہ ہاتھ کی برکت حاصل کروں۔ نفث ایسی پھونک ہے جس میں تھوک کی آمیزش نہ ہو (2)۔

سورۂ فلق اور سورۂ ناس سے جادو کے اثر کا خاتمہ

مسئلہ نمبر 2۔ صحیحین میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ثابت ہے کہ بنی زریق کے ایک یہودی نے آپ ﷺ پر جادو کیا جسے لبید بن اعصم کہتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کو خیال گزرا یہ آپ نے فعل کیا ہے جب کہ وہ فعل نہ کیا ہوتا (3)۔ آپ ﷺ اسی طرح رہے جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ اسی طرح رہیں۔ غیر صحیح میں یہ عرصہ منقول ہے کہ وہ ایک سال کا عرصہ ہے پھر فرمایا: ''اے عائشہ! مجھے محسوس ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فیصلہ سنا دیا ہے جو میں نے فیصلہ چاہا تھا میرے پاس دو فرشتے آئے ان میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے قدموں کے پاس بیٹھ گیا وہ فرشتہ جو میرے سر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس نے اس فرشتہ سے کہا جو میرے پاؤں کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ان کو کیا ہو گیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: ان پر جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا: کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا: لبید بن اعصم نے۔ پوچھا: کس میں کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: کنگھی، بالوں اور نر گابھے پر جو بال ہوتے ہیں ان میں جادو کیا جسے ذی اروان کے کنویں میں اس پتھر کے نیچے رکھا گیا ہے جس پر کھڑے ہو کر پانی نکالا جاتا ہے آپ اس کنویں پر آئے اور اس کو نکالا''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ! کیا تجھے پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے میری بیماری کے بارے میں بتا دیا ہے'' (4) پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، حضرت زبیر اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کو بھیجا انہوں نے اس کے پانی کو نکالا گویا اس میں مہندی کو بھگویا گیا ہو۔ پھر انہوں نے اس پتھر کو اٹھایا جو راعوفہ تھا یہ وہ پتھر ہوتا ہے جو کنویں کے نیچے رکھا جاتا ہے جس پر ڈول بھرنے والا کھڑا ہوتا ہے انہوں نے گابھے پر موجود بالوں کے گچھے کو نکالا تو اس میں انسان کے بال تھے، کنگھی کے دندانے، اس میں ایک کمان کی تانت تھی جس میں گیارہ گرہیں تھیں جن میں سویوں کو

1۔ سنن نسائی، کتاب الاستعاذہ، جلد 2، صفحہ 311
2۔ صحیح بخاری، فضائل القرآن، فضل المعوذتین، جلد 2، صفحہ 750
3۔ صحیح بخاری، کتاب الطب، الشرک والسحر من الموبقات، جلد 2، صفحہ 858
4۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب الطب والمرض والرقی، جلد 2، صفحہ 219

چھپایا گیا تھا اللہ تعالیٰ نے ان دو سورتوں کو نازل فرمایا یہ گیارہ آیات ہیں جو ان گرہوں کے برابر ہیں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا: ان دونوں کے ساتھ دم کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ایک آیت پڑھتے تو ایک گرہ کھلتی جاتی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ آسودگی پاتے یہاں تک کہ آخری گرہ بھی کھل گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت یوں ہوگئی گویا آپ کو بندوں سے آزاد کر دیا گیا ہو۔

کہا: حضرت جبریل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کرنے لگے وہ کہتے: میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں ہر ایسی چیز سے جو آپ کو تکلیف دے، ہر حاسد اور آنکھ کے شر سے اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شفا دے (1)۔ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم اس خبیث کو قتل نہ کر دیں؟ فرمایا: ''جہاں تک میرا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا کر دی ہے اور میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ میں لوگوں میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکاؤں''۔ قشیری نے اپنی تفسیر میں کہا: صحاح میں یہ روایت موجود ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا یہودیوں نے اس تک رسائی حاصل کی وہ لگاتار اس کے ساتھ رابطہ میں رہے یہاں تک کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال حاصل کر لیے (مشاطہ ایسے بالوں کو کہتے ہیں جو کنگھی کرتے وقت گرتے ہیں) اس نے آپ کی کنگھی کے چند دندانے بھی حاصل کر لیے اور یہودیوں کو دے دیئے انہوں نے انہیں میں جادو کیا۔ جس نے جادو کرنے کی ذمہ داری لی تھی وہ لبید بن اعصم یہودی تھا اور پھر اسی طرح واقعہ ذکر کیا جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی پہلے گزر چکا ہے۔

مسئلہ نمبر 3۔ سورۂ بقرہ میں جادو، اس کی حقیقت، اس وجہ سے جو تکالیف اور مفاسد جنم لیتے ہیں اور جادوگر کا حکم سب گزر چکے ہیں۔ ان کے اعادہ کی کوئی ضرورت نہیں۔

فلق کا معنی و مراد

مسئلہ نمبر 4۔ فلق کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: یہ جہنم میں قید خانہ ہے؛ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ حضرت ابی بن کعب نے کہا: ہر جہنم میں ایک کمرہ ہے جب اسے کھولا جاتا ہے تو جہنمی اس کی گرمی کی وجہ سے چیخ پڑتے ہیں۔ حبلی ابو عبدالرحمٰن نے کہا: یہ جہنم کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ کلبی نے کہا: یہ جہنم کی ایک وادی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا: یہ جہنم میں ایک درخت ہے۔ سعید بن جبیر نے کہا: یہ جہنم میں ایک کنواں ہے۔ نحاس نے کہا: زمین میں سے جو حصہ پست ہو اسے فلق کہتے ہیں۔ اس تعبیر کی بنا پر یہ (آخری) قول صحیح ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت حسن بصری، سعید بن جبیر، مجاہد، قتادہ، قرظی اور ابن زید نے کہا: فلق کا معنی صبح ہے؛ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ عرب کہتے ہیں: ھو أبین من فَلَقِ الصُّبْحِ و فَرَقِ الصبح وہ صبح کے پھوٹنے سے بھی زیادہ واضح ہے۔ شاعر نے کہا:

یالیلةً لم أنَمْهَا بِتُّ مُرْتَفِقًا   أرْعَی النجومَ إلی أنْ نَوَّرَ الفَلَقُ

ہائے وہ رات جو میں سو نہ سکا جسے میں نے کہنی پر ٹیک لگاتے ہوئے گزارا ہے میں انجم شماری کرتا رہا یہاں تک کہ صبح روشن ہوگئی۔

ایک قول یہ کیا گیا ہے: فلق سے مراد پہاڑ اور چٹانیں ہیں جو پانیوں کی وجہ سے پھٹ جاتی ہیں۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے:

1۔ الطبقات الکبریٰ، جلد 2، صفحہ 213

اس سے مراد پہاڑوں اور چٹانوں کے درمیان شگاف ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے پھٹ جاتی ہیں۔ زہیر نے کہا:

مازِلْتَ أرْمُقُهُمْ حَتّٰى إذَا هَبَطَتْ أيدِی الرِّکَابِ بِهِمْ مِنْ رَاكِسٍ فَلَقَا

راکس سے مراد وادی کا بطن ہے اسی طرح نابغہ کے قول میں ہے:

أتَانِي وَدُونِي رَاكِسٌ فَالضَّوَاجِعُ

راکس سے مراد ھادی بھی ہے ہادی سے مراد وہ بیل ہے جو کھلیان کے درمیان ہوتا ہے فصل کاٹتے وقت دوسرے بیل اس پر گھومتے ہیں۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: اس سے مراد رحم ہے جو حیوان کی پیدائش پر کھل جاتی ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: فلق سے مراد یہ ہے اللہ تعالیٰ جس چیز کو بھی پیدا فرماتا ہے اس کی پیدائش کے وقت جو چیز بھی پھٹتی ہے اسے فلق کہتے ہیں، وہ حیوان ہو، صبح ہو، دانا ہو یا گٹھلی ہو، وہ نباتات میں سے ہو یا کسی اور چیز سے ہو؛ یہ حضرت حسن بصری اور دوسرے علماء کا نقطہ نظر ہے۔ ضحاک نے کہا: الْفَلَقِ سے مراد تمام مخلوق ہے۔ کہا:

وَسْوَسَ يَدْعُو مُخْلِصًا رَبَّ الْفَلَقْ سِرًّا وَقَدْ أَوَّنَ تَأْوِينَ الْعُقُقْ

اس نے رب فلق کے حضور رازداری سے اخلاص کے ساتھ دعا کی جب کہ وہ کھانے پینے سے یوں پیٹ بھر چکا تھا جس طرح وہ حاملہ جانور پیٹ بھرے ہوئے ہوتا ہے جس کی ولادت کا وقت قریب ہو۔

میں کہتا ہوں: اس قول کی تائید اشتقاق بھی کرتا ہے کیونکہ فلق کا معنی شق ہے جس طرح کہا جاتا ہے: فَلَقْتِ الشیٔ فلقا۔ میں نے اسے پھاڑا تفلیق اس کی مثل ہے، جس طرح یہ جملہ بولا جاتا ہے: فَلَقْتہ فانفلق و تَفَلَّق میں نے اسے پھاڑا تو وہ پھٹ گیا۔ ہر وہ چیز جو کسی اور چیز کے اوپر سے پھٹے خواہ وہ حیوان ہو، صبح ہو، دانا ہو، گٹھلی ہو یا پانی ہو پھٹنے والی چیز کو فلق کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: فَالِقُ الْإِصْبَاحِ (الانعام: 96) صبح کو پھاڑنے والا۔ فرمایا: فالق الحب والنوی دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا۔ ذورمہ وحشی بیل کی صفت بیان کرتا ہے:

حَتّٰى إذَا مَا انْجَلَى عَنْ وَجْهِهِ فَلَقٌ

یہاں تک کہ جب اس کے چہرے سے صبح روشن ہوتی ہے۔

یہاں فلق سے مراد بعینہ صبح ہے۔ فلق کا معنی دو ٹیلوں کے درمیان پست زمین بھی ہے۔ اس کی جمع فلقان آتی ہے جس طرح خلق اور خلقان ہے۔ بعض وہ کہتے ہیں: کان ذلك بفالق كذا و كذا۔ اس سے مراد وہ پست زمین ہے جو دو ٹیلوں کے درمیان ہو۔ فلق کا معنی قید خانہ کا شکنجہ بھی ہے جہاں تک فلق کا تعلق ہے اس کا معنی بڑی مصیبت اور عجیب امر ہے تو کہتا ہے: أفلق الرجلُ وافْتَلَقَ، شاعرٌ مفلقٌ وقد جاء بالفلق۔ وہ بڑی مصیبت لایا فلق کا معنی ایسی شاخ ہے جس کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہو اور اس سے دو کمانیں بنائی گئی ہوں۔ ان میں سے ہر ایک کو فلق کہتے ہیں عربوں کا قول ہے: جاء بعلق فلق۔ اس سے مراد بڑی مصیبت ہے اسے عمر کے قائم مقام نہیں رکھا گیا۔ اس سے یہ جملہ بولا جاتا ہے: أعلقت وأفلقت یعنی میں بڑی مصیبت لایا۔ صریفتلق فی عدوه وہ اپنی شدت کی وجہ سے اپنے دشمن میں عجیب و غریب مصائب لایا۔

مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ ایک قول یہ کیا گیا: مَا خَلَقَ سے مراد ابلیس اور اس کی اولاد ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: اس سے مراد جہنم ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا: یہ عام ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو بھی چیز پیدا کی ہے ان میں سے ہر ذی شر کے شر سے۔

غاسق اور وقب کا معنی و مفہوم

مسئلہ نمبر 5۔ وَ مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ غَاسِقٍ کی تعبیر میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: اس سے مراد رات ہے۔ غسق سے مراد رات کی تاریکی کا ابتدائی حصہ ہے۔ اسی معنی میں کہا جاتا ہے: غَسَقَ اللَّيۡلُ يَغۡسِقُ یعنی رات تاریک ہو گئی۔ ابن قیس رقیات نے کہا:

اِنَّ هَذَا اللیلَ قد غَسقَا واشۡتَکَيۡتُ الهَمَّ والأرَقَا

یہ رات تاریک ہو چکی ہے اور میں نے غم اور بے خوابی کی شکایت کی۔ ایک اور شاعر نے کہا:

یا طیفَ هندٍ لَقَدۡ أَبۡقَيۡتِ لِی أَرَقَا إِذۡ جِئۡتَنَا طارِقًا واللیلُ قَدۡ غَسقَا

اے ہند کے خواب! تو نے میرے لیے بے خوابی چھوڑی ہے جب تو ہمارے پاس رات کے مہمان کے طور پر آیا جب کہ رات تاریک ہو چکی تھی۔

یہ حضرت ابن عباس، ضحاک، قتادہ، سدی اور دوسرے علماء کا قول ہے۔ اس تفسیر کی بنا پر وقب کا معنی تاریک ہونا ہے؛ یہی حضرت ابن عباس کا قول ہے۔ ضحاک نے کہا: اس کا معنی داخل ہونا ہے۔ قتادہ نے کہا: اس کا معنی جانا ہے۔ یمان بن رئاب نے کہا: اس کا معنی ساکن ہونا ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا: اس کا معنی نازل ہونا ہے یہ جملہ بولا جاتا ہے: وقب العذاب علی الکافرین عذاب کافروں پر نازل ہوا۔ ایک شاعر نے کہا:

وَقَبَ العذابُ علیهم فکأنَّهُمۡ لَحِقَتۡهُمۡ نارُ السَّمُومِ فأُحۡصِدُوا

ان پر عذاب واقع ہوا گویا انہیں زہریلی آگ لاحق ہوئی تو انہیں کاٹ کر رکھ دیا۔

زجاج نے کہا: ایک قول یہ کیا گیا اللیل غاسق کیونکہ وہ دن سے ٹھنڈی ہوتی ہے۔ غاسق کا معنی ٹھنڈا ہے اور غسق کا معنی ٹھنڈک ہے کیونکہ رات کے وقت درندے اپنی کچھاروں سے باہر آ جاتے ہیں، زہریلے کیڑے، اپنی بلوں سے باہر آ جاتے ہیں اور شریر لوگ شر و فساد کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

ایک قول یہ کیا گیا: غَاسِقٍ سے مراد ثریا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ غروب ہوتی ہے تو بیماریاں کثرت سے واقع ہوتی ہیں اور جب وہ طلوع ہوتی ہے تو بیماریاں اٹھ جاتی ہیں؛ یہ عبدالرحمٰن بن زید نے کہا: ایک قول یہ کیا گیا: اس سے مراد سورج ہے جب وہ غروب ہو جائے؛ یہ ابن شہاب کا قول ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا: اس سے مراد چاند ہے۔ قتبی نے کہا: اذا وَقَبَ القَمَرُ جب اسے گرہن لگ جائے۔ ہر وہ چیز جو سیاہ ہو تو اس کے لیے غسق کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ قتادہ نے کہا: اِذَا وَقَبَ کا معنی ہے جب وہ غائب ہو جائے۔ یہ قول زیادہ صحیح ہے، کیونکہ ترمذی شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ! اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو کیونکہ

جب یہ غائب ہو جاتا ہے تو یہی غاسق ہے" (1)۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ احمد بن یحییٰ ثعلب نے ابن اعرابی سے اس حدیث کی تاویل میں فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ جادوگر چاند کے غروب ہونے کا انتظار کرتے ہیں اور یہ شعر پڑھا:

أراحَنِي الله مِنْ أشياءَ أكرهُها منها العجوزُ ومنها الكلبُ والقمرُ

هذا يبوحُ وهذا يُستضاء به وهذه ضِمْرِزٌ قَوّامَةُ السَّحَرِ

اللہ تعالیٰ نے مجھے ان چیزوں سے راحت دی ہے جن کو میں ناپسند کرتا ہوں، ان میں سے بوڑھی عورت ہے، ان میں سے کتا اور چاند ہے یہ ظاہر ہوتا ہے، اس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے، یہ موٹی عورت ہے جو جادو کرنے والی ہے۔

ایک قول یہ کیا گیا ہے: غَاسِقٍ سے مراد ایسا سانپ ہے جوڑے۔ غاسق سے مراد اس کی داڑھ ہے کیونکہ زہر اسی سے بہتا ہے۔ وقب نابھا سے مراد ہے جب اس کی داڑھ اس جاندار کے جسم میں داخل ہو جائے جس کو اس نے ڈسا ہو۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: ہر حملہ آور چیز جو نقصان دہ ہو خواہ کوئی بھی ہو۔ یہ عربوں کے اس قول سے ماخوذ ہے: فسقت القرحة۔ جب اس کی پیپ بہے۔

نَفّٰثٰت کا معنی کا مراد

مسئلہ نمبر 6۔ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ۝ النَّفّٰثٰتِ سے مراد وہ جادوگر عورتیں ہیں جو دھاگوں کی گرہوں میں تھکارتی ہیں جب ان پر دم کرتی ہیں۔ نفث کو تشبیہ دی گئی اس آدمی کے ساتھ جو دم کرتا ہے۔ متمم بن نویرہ نے کہا:

نَفَثْتَ في الخيطِ شَبِيهَ الرُّقَى مِن خشيةِ الجِنَّةِ والحاسِدِ

تو نے جنوں اور حاسد کے ڈر سے دھاگے میں تعویذ کی مثل تھتکارا۔ عنترہ نے کہا:

فإنْ يَبْرَأْ فَلَمْ أَنْفُثْ عَلَيهِ وإنْ يُفْقَدْ فَحُقَّ لَهُ الفُقُودُ

اگر وہ صحیح ہو جائے تو میں اس پر نہیں تھتکاروں گا اور اگر وہ مفقود ہو جائے تو مفقود ہونا اس کو زیبا ہے۔

قرآن کے تعویز کا شرعی حکم

مسئلہ نمبر 7۔ امام نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے گرہ لگائی پھر اس میں تھکارا تو اس نے جادو کیا جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا جس نے کوئی چیز لٹکائی (2) تو اسے اس کے سپرد کر دیا جائے گا" (3) بعض نے کہا: میں ضحاک کی خدمت میں حاضر ہوا انہیں بڑی تکلیف تھی میں نے کہا: اے ابو محمد! کیا میں تجھے دم نہ کروں؟ جواب دیا: کیوں نہیں لیکن تھتکارنا نہیں، تو میں نے انہیں معوذتین کے ساتھ دم کیا۔

ابن جریج نے کہا: میں نے عطا سے کہا قرآن پڑھ کر پھونک ماری جائے گی یا اس کے ساتھ تھتکارا جائے گا؟ فرمایا: اس

1۔ جامع ترمذی، کتاب التفسیر، سورہ معوذتین، جلد 2، صفحہ 172۔ ایضاً، حدیث نمبر 3288، ضیاء القرآن پبلی کیشنز

2۔ شارحین نے اس کی تعبیر یہ کی ہے جو دور جاہلیت کے تعویذ کرتا ہے اس کا یہ حکم ہے اور جو قرآن اور اسماء الٰہیہ سے تعویذ کرتا ہے وہ اس حکم سے خارج ہے۔

3۔ سنن نسائی، المحاربۃ السحرۃ، جلد 2، صفحہ 171

میں سے کوئی چیز بھی نہیں بلکہ تو اسے اس طرح پڑھے گا۔ پھر بعد میں کہا: اگر چاہے تو تھتھکار لے۔

امام محمد بن سیرین سے اس تعویذ کے بارے میں پوچھا گیا جس میں تھتھکارا جاتا ہے؟ فرمایا: میں تو اس میں کچھ حرج نہیں پاتا۔ جس میں علماء اختلاف کریں تو ان میں فیصلہ کرنے والی چیز سنت ہوگی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تعویذ میں تھتھکارا کرتے تھے (1)؛ اسے ائمہ نے ذکر کیا ہے میں نے اسے سورت کے آغاز میں اور سبحان کی وضاحت میں ذکر کیا ہے۔

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس کا ہاتھ جل گیا اس کی ماں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی آپ اس کو تھتھکارنے لگے اور کوئی کلام پڑھنے لگے ان کا خیال ہے وہ اس کلام کو یاد نہ رکھ سکے۔ محمد بن اشعث نے کہا: مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لایا گیا جب کہ میری آنکھوں میں تکلیف تھی انہوں نے مجھے دم کیا اور تھتھکارا (☆)۔

عکرمہ سے جو یہ قول مروی ہے کہ دم کرنے والے کے لیے مناسب نہیں کہ وہ تھتھکارے گویا وہ اس طرف اس لیے گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گرہوں میں تھتھکارنے والوں کو ان میں شمار کیا ہے جن سے پناہ مانگی جاتی ہے اس وجہ سے اس کے ساتھ دم نہیں ہونا چاہیے۔ بات اس طرح نہیں کیونکہ جب گرہوں میں تھتھکارنا مذموم ہے تو یہ لازم نہیں آتا کہ گرہوں کے بغیر تھتھکارنا بھی مذموم ہو، کیونکہ گرہوں میں تھتھکارنے سے مراد ایسا جادو ہے جو روحوں کو تکلیف دیتا ہے جب کہ یہ تھتھکارنا تو بدنوں کی اصلاح کے لیے ہے اس لیے جو چیز نفع دیتی ہے اسے نقصان دہ چیز پر قیاس نہیں کیا جا سکتا جہاں تک عکرمہ کا یہ کہنا ہے کہ ہاتھ پھیلانا مکروہ ہے تو یہ قول خلاف سنت ہے۔ حضرت علی شیر خدا کا فرمان ہے: میں بیمار ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں کہہ رہا تھا: اے میرے اللہ! اگر میری موت کا وقت آچکا ہے تو مجھے راحت عطا کر اگر ابھی وہ وقت دور ہے تو مجھے شفا دے اور مجھے عافیت عطا کر (2)، اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر عطا کر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تو نے کیسی بات کہی؟'' میں نے وہ بات دہرادی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مجھ پر پھیرا۔ پھر فرمایا: ''اے اللہ! اسے شفا دے'' وہ درد پھر مجھے کبھی نہ ہوا۔

عبد اللہ بن عمرو، عبد الرحمٰن بن سابط، عیسیٰ بن عمرو اور رویس نے یعقوب سے نافثات نقل کیا ہے یہ فاعلات کا وزن ہے۔ عبد اللہ بن قاسم جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام تھے سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ روایت بیان کی گئی ہے کہ کچھ عورتوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر گیارہ گرہوں پر جادو کیا (3)۔ اللہ تعالیٰ نے معوذتین کو نازل فرمایا جس میں گیارہ آیات ہیں۔ ابن زید نے کہا: وہ عورتیں یہودی تھیں۔ ایک قول یہ کیا گیا: وہ لبید بن اعصم کی بیٹیاں تھیں۔

حسد اور رشک

مسئلہ نمبر 8۔ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۝ سورۃ النساء میں حسد کی بحث گزر چکی ہے اس کا مطلب یہ ہے اگر حاسد کو ایسی نعمت میسر نہیں ہوتی تو محسود سے اس نعمت کے زوال کی تمنا کرتا ہے۔ منافسہ (رشک) کا معنی ہے اس جیسی نعمت

1۔ شعب الایمان، تعظیم القرآن، فضائل السور والآیات، جلد 2، صفحہ 513
2۔ الطبقات الکبریٰ، جلد 2، صفحہ 215
3۔ المحرر الوجیز، جلد 5، صفحہ 538
☆ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 44

کی آرزو کرتا ہے اگرچہ وہ زائل نہ ہو۔ پس حسد مذموم برائی ہے منافسہ مباح ہے۔ یہی رشک ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ''مومن رشک کرتا ہے اور منافق حسد کرتا ہے''(1) صحیحین میں ہے: لاحسد إلا فی اثنتین (2) دو آدمیوں کے سوا کسی میں رشک نہیں ہونا چاہیے۔ سورۃ النساء میں یہ بحث پہلے گزر چکی ہے۔ الحمدللہ۔

میں کہتا ہوں: علماء نے کہا حاسد نقصان نہیں دیتا مگر جب اس کا حسد فعل یا قول سے ظاہر ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ حسد اسے محسود کو تکلیف دینے پر برانگیختہ کرتا ہے وہ محسود کے گناہوں کی تلاش میں رہتا ہے اور اس کی لغزشوں کا طالب ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: إذا حسدت فلا تبغ یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ حسد وہ پہلا گناہ ہے جس کے ساتھ آسمانوں میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی گئی اور پہلا گناہ ہے جس کے ساتھ زمین میں اس کی نافرمانی کی گئی۔ ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام سے حسد کیا، قابیل نے حضرت ہابیل سے حسد کیا۔ حاسد ایسا فرد ہے جس پر ناراضگی کی جاتی ہے، اس سے بغض رکھا جاتا ہے، اسے رحمت سے دھتکارا جاتا ہے اور نوازشات سے دور رکھا جاتا ہے۔ جس نے کہا کتنا ہی اچھا کہا:

قُل للحسود إذا تَنَفَّس طَعْنَةً یاظالمًا وکأنّہٗ مَظْلُوْمُ

حاسد سے طعنہ کے طور پر کہہ دو جب وہ سانس لے۔ اے ظالم! گویا وہ مظلوم ہے۔

ہر چیز کا خالق اللہ تعالیٰ ہے خواہ وہ خیر ہو یا شر

مسئلہ نمبر 9۔ یہ سورت اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ شر کا بھی خالق ہے اور اس نے اپنے نبی کو حکم دیا ہے کہ وہ ہر شئی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہے۔ اور فرمایا: مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ اس کا خاتمہ حسد پر کیا مقصود اس کی عظمت اور زیادہ نقصانات پر آگاہ کرنا ہے حاسد اللہ تعالیٰ کی نعمت کا دشمن ہے۔ ایک حکیم نے کہا: حاسد نے پانچ وجوہ سے اپنے رب کو دعوت مبارزت دی: (۱) اس نے ہر اس نعمت سے بغض کیا جو کسی اور پر ظاہر ہوئی (۲) وہ اپنے رب کی تقسیم پر ناراض ہوا۔ گویا حاسد یہ کہتا ہے: یہ تقسیم کیوں کی گئی؟ (۳) اس نے اللہ تعالیٰ کے فعل کی مخالفت کی، یعنی اللہ تعالیٰ تو جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے نوازتا ہے جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر بخل کرتا ہے (۴) اس نے اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا وہ ارادہ کرتا ہے کہ انہیں بے یار و مددگار چھوڑا جائے اور ان سے نعمت زائل ہو جائے (۵) اس نے اللہ کے دشمن ابلیس کی مدد کی۔ ایک قول یہ کیا گیا: حاسد مجلس میں شرمندہ ہوتا ہے اور ملائکہ سے بغض اور لعنت پاتا ہے وہ تنہائی میں خوف اور غم پاتا ہے، آخرت میں حزن اور جلنا پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بعد اور ناراضگی کے بغیر کچھ نہیں پاتا۔ روایت بیان کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین افراد ایسے ہیں جن کی دعا قبول نہیں ہوتی حرام خور، زیادہ رغبت کرنے والا، جس کے دل میں مسلمانوں کے لیے کینہ یا حسد ہو''(3)۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1۔ المحرر الوجیز، جلد 5، صفحہ 538 2۔ جامع ترمذی، البر والصلۃ، ماجاء فی الحسد، جلد 2، صفحہ 15

3۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فی الادعیۃ، جلد 2، صفحہ 350